



مذکورہ حدیث میں "جو شخص نماز پڑھے اور اس کے بعد کھائے اور پیے..."
کا مدورہ تفسیر حدیث میں آیا ہے۔ اس کا معنی ہے کہ اگر نماز پڑھنے کے بعد کھائے اور پیے تو اس کا اجر کم ہوگا۔
مگر ہمیں تو کسی تفسیر وغیرہ میں بھی آئے ہیں؟ پھر یہ حال ان کا لڑوں کے ساتھ بیان کرنا
کیسے ہے؟

المستفیع اللہ دوزخ حشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواز جواز

۱. مذکورہ حدیث میں "جو شخص نماز پڑھے اور اس کے بعد کھائے اور پیے..."
جو شخص کھائے اور پیے اور اس کے بعد نماز پڑھے..." کا معنی ہے کہ اگر نماز پڑھنے کے بعد کھائے اور پیے تو اس کا اجر کم ہوگا۔
ابن حجر البیہقی رحمہ اللہ نے کتاب الزواجر: ۲/۳۲۲ میں اور امام ترمذی رحمہ اللہ
نے اپنی جامع الترمذی: کتاب البر والصلا: باب ما جاء فی الصدق والکذب
میں بیان کیا ہے اور اس حدیث کے کتاب کے میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث
حسن، حید اور خوب ہے۔

والترمذی قال حسن "إذا أذنب العبد شاة من الذنوب فإنه لا يملك معها الجنة" (الزواجر: کتاب الزواجر: ۲/۳۲۲) (دار الفکر)
عنه ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال: إذا أذنب العبد شاة من الذنوب فإنه لا يملك معها الجنة" (مجموع الفتاوى: ۱۶/۱۶۸) (دار الفکر)
قال البخاری: فافروقه عبد الرحيم بن هارون فقال: نعم
قال أبو عيسى: هذا حديث حسن حيد عويب، لا يعرفه إلا من
هذا الوجه، فورد به عبد الرحيم بن هارون.
(مجموع الفتاوى: کتاب البر والصلا: ۲/۳۲۲) (دار الفکر)

۲. اس حدیث میں "جو شخص نماز پڑھے اور اس کے بعد کھائے اور پیے..."
جو شخص کھائے اور پیے اور اس کے بعد نماز پڑھے..." کا معنی ہے کہ اگر نماز پڑھنے کے بعد کھائے اور پیے تو اس کا اجر کم ہوگا۔
اکیسواں کہ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر اس میں بھی ایسی ہی باتیں آئی ہیں کہ جو کچھ اس میں ہے





سید مرتضیٰ قزوینی

نیقۃ المؤمنین أبلغ من عمله

وله شعاهد منها عن سید

بن سعد الساعدي وروفاً نيقة المؤمن خير من عمله وعمل المنافق خير

علا نيقة فانما عمل المؤمن عملاً نافعاً في قلبه نوراً أخرجه الطبراني وكنا

هو عنده وعند العسكري من حديثه النوايس من سمعان بن خلف

العسكري، نيقة المؤمن خير من عمله، ونيقة المنافق شر من عمله

وأخرجه الريثي من حديث أبي موسى الأشعري بالجملة الأولى و

نادر، وكان الله عز وجل يعطي العبد على نيقة ما لا يعطيه على عمله

وذلك في النيقة لا رياء فيها، والعمل في الظاهر الراد وحده وإن كانت

صنيعة، فيجمعها شئوا الحديث وقد أفردت فيه وفي معناه جزوايل

في عاشر المحاضرة بل بنوري (الآ) بعض ما وجه به في شرح

(التواضع الحسنة: عرف الميون، ١٢٥٤، ٥١٥، نيقة أصلية في كتابه)

(كشف الخفاء، عرف النور، رقم ٤٨٣٦، ٣٦٢، ٣٩٢، المكنة العرفية)

٣١ من حديثه مباركته كانت، وحدثت مثلاً مستدرجاً على الصحيحين في نهج الساجد

جمع الجوامع، كثر الحال وقرو من مذكور

مذكور في سنن أبي داود، وكذا في غيره من كتب الحديث

عن أبي رافع روى الله عنه قال: لعنت النبي صلى الله عليه وآله

إلى اليمن فعدله لواء فلا منى قال: يا أبا رافع، الحق ولا تنده من

خلقه، واليقتضيه، فلا يفتق حتى أجيته، فأناله فأحصاه أشتاء،

فقال: يا أيها النبي، لأن يهودي أن يجلي يدي في رجلي خير لي من أن يظلمني عليه الشمس

(مستدرج على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة، ذكر أبي رافع في

رسول الله صلى الله عليه وآله، رقم الحديث ٩٦٨٥، رقم ٢٠، رقم ٣٠)

(فتاوى المطابع، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، رقم ٤٥٩/١٠، رقم ١٠٨٩)

رقم ٤٥٩/١٠، رقم ١٠٨٩، رقم ٤٥٩/١٠، رقم ١٠٨٩

والله أعلم إلا أنه لم يصلح

كتاب محمد باقر

المتخصص في الفقه الإسلامي

بجامعة القاهرة، كراتشي

١٤ / ١٢ / ٥٣



الخطيب
٢٠٢٢ / ١٢ / ٢٣